سوال

(610)لڑکی کی تعلیم اور تدریس کا عذر پیش کر کے مناسب رشتے سے انکار کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ہاں ایک رواج چلتا ہے وہ یہ کہ لڑکی کا یا اس کے والد کا اس سے شادی کرنے کا انکار کردینا جو اس کو نکاح کا پیغام دے۔ ایسا اس لیے کیا جاتا ہے کہ لڑکی اپنی ثانوی یا جامعی تعلیم مکمل کرلے یا تاکہ وہ چند سال تدریس کرلے۔ اس کا کیا حکم ہے؟ اور جو ایسا کرتا ہے آپ اس کو کیا نصیحت فرماتے ہیں؟ حتیٰ کہ اس کے نتیجے میں بعض لڑکیاں تیس یا اس سے زیادہ سال تک بغیر شادی کے پڑی رہتی ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس کا حکم یہ ہے کہ بلاشبہ یہ کام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے خلاف ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"إذا أتاكم من ترضون دينه وأمانته فزوجوه إلا تفعلوا تكن فتنة في الأرض وفساد كبير"[1]

"تمھارے پاس ایسا شخص شادی کے لیے آئے جس کی دین داری اور خوش اخلاقی کو تم پسند کرتے ہو تو اس سے شادی کردو۔ اگر تم ایسا نہیں کروگے تو زمین میں فتنہ برپا ہوگا اور بڑا فساد کھڑا ہوگا۔" (اس کو ترمذی نے بیان کیا ہے)

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ، وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ"[2]

"اے نوجوانوں کی جماعت! جو تم میں سے گھر بسانے کی طاقت رکھتا ہے وہ شادی کرے، پس بلاشبہ شادی نگاہ کو نیچا کرتی ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرتی ہے۔" (اس کو بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے)

اور شادی سے رکنے سے شادی کی مصلحتیں فوت ہوجاتی ہے، لہذا میں عورتوں کے مسلمان اولیاء اور اپنی مسلمان بہنوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اس تعلیم وتدریس کی تکمیل کی وجہ سے شادی کرنے سے نہ رکیں جبکہ ایسے بھی تو ہوسکتا ہے کہ عورت اپنے خاوند سے شرط لگالے کہ وہ پڑھائی مکمل کرنے تک تعلیم حاصل کرے گی، اور ایسے ہی یہ شرط لگا سکتی ہے کہ ایک سال یا دو سال، جب تک وہ اولاد کے ساتھ مصروف نہیں ہوتی، تدریس کرے گی۔

میرے خیال کے مطابق جب عورت ابتدائی درجہ کی تعلیم مکمل کر لے اور اس کو لکھنا پڑھنا آجائے اس طرح کہ وہ اس تعلیم کے ذریعے کتاب اللہ اور اس کی تفسیر، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور ان کی شرح کو پڑھ کر استفادہ کر سکے تو بس اتنی سی تعلیم اس کو کافی ہے، الا یہ کہ وہ ایسے علوم حاصل کرے جس کا حصول لوگوں کے لیے ضروری ہے، جیسا کہ علم طب اور اس جیسے دیگر علوم لیکن شرط یہ ہے کہ اس قسم کے علوم حاصل کرنے میں اختلاط وغیرہ کا کوئی شرعی مانع نہ ہو۔ (فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثمین رحمۃ اللہ علیہ)

---

[1]۔ حسن سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (1967)

[2]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (1806) صحیح مسلم رقم الحدیث (1400)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 539

محدث فتویٰ